سوال

(150) زمین 'موزے اور کتے کا جھوٹا کیا ہوئے برتن کو پاک کرنے کا طریقہ۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زمین اور موزے کو پاک کرنے اور اسی طرح کتے کا جھوٹا برتن پاک کرنے کا طریقہ کیا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زمین تو پانی سے پاک ہوجاتی ہے جیسے کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے 'انس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں تھے کہ ایک ویہاتی آیا اور مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگا۔ صحابہ کرام نے اسے روکا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چھوڑو 'اسکا پیشاب مت روکو'' تو انہوں نے اسے چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ پیشاب کر کے فارغ ہوگیا۔ اور اس حدیث میں ہے : آپ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا وہ پانی کا ایک ڈول لایا 'آپنے اس پر بہا دیا۔ (بخاری 1/35 و مسلم 1/138 وابوداؤد 1/61)۔ اس حدیث میں دلیل ہے کہ پلید زمین پر پانی بہادینے سے وہ پاک ہوجاتی ہے اور اسے کھودنا شرط نہیں اور نہ ہی بتکرار دھونا اگر نجاست باقی نہ رہ گئی ہو۔ تو زمین کھودنے کا ذکر جس حدیث میں آتا ہے وہ ضعیف ہے ۔ اور بعض علماء نے کہا ہے کہ زمین خشک ہوجانے سے بھی پاک ہوجاتی ہے جیسے کہ ابو داؤد (1 61) میں ہے : ''باب جب زمین خشک ہوجائے تو پاک ہوجاتی ہے ''۔

ابن عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں روات گزارا کرتا تھا ۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اور غیر شادی شدہ جوان تھا اور کتے مسجد میں پیشاب کر دیا کرتے تھے اور آتے جاتے تھے تو اس پر پانی نہیں ڈالا کرتے تھے (احمد 1 71 بخاری (1 29) بغیر لفظ ''تبول'' کے۔ عون المعبود (1 147) میں کہا ہے کہ اس حدیث میں واضح دلیل ہے کہ زمین اگر دھوپ سے خشک ہوجائے تو پاک ہوجاتی ہے۔ اور یہ قول ہے ابو قلابہ اور ابو حنیفہ اغیرہ کا۔ ملخصا۔

ابن ابی شیبہ نے (1 57) میں ابو جعفر محمد بن علی سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں : زمین کا خشک ہونا اسکا پاک ہونا ہے اور اسی طرح ابن الحنفیہ اور اور ابو قلابہ دونوں سے روایت ہے وہ دونوں کہتے ہیں ۔ کہ جب زمین خشک ہوگئی تو پاک ہوگئی ۔ اور اس طرح عبد الرزاق مصنف میں ابو قلابہ سے روایت لاتے ہیں اسی طرح نصب الرایہ (1 211) میں ہے ۔ مرفوع روایت بھی آتی ہے لیکن وہ ثابت نہیں ۔ دیکھیں فقہ السنہ (1 30) ۔ یہ تو اس صورت میں ہے جب نجاست مائع حالت میں ہو لیکن اگر نجاست جرم دار ہو تو جب تک اسے زائل نہ کر دیا جائے یا تبدیل نہ کر دیا جائے تو پاک نہ ہوگا ۔

موزے اور جوتے وغیرہ اور ان جیسی اور اشیاء کو اگر نجاست دیکھی جاسکتی ہو تو انہیں زمین پر مل دینے سے پاک ہوجاتے ہیں جیسے کہ ابو سعید خدری سے روایت ہے : ''جب تم میں

سے کوئی مسجد کو آئے اوراپنے جوتے میں پلیدی لگی دیکھے تو اسے زمین پر مل کر اسمیں نماز پڑھے ۔ (ابوداوٗد: 1 128 ۔ دارمی: 1 160 ۔ المشکوۃ: 1 73)۔

یہ حدیث اوراس جیسی دیگر حدیثیں عام مطلق ہیں اسمیں جرم دار و غیر جرم دار کا کوئی فرق نہیں ۔ اور جو فرق کرتے ہیں انکے پاس کوئی دلیل نہیں ۔ سوائے قیاس فاسد کے ۔ اور وہ یہ ہے کہ درم دار نجاست جب خشک ہوجاتی ہے تو اسکے نجس مواد جو جوتے یا موزے میں جذب ہوجاتے ہیں اور خشک ہوجاتے ہیں ۔ آپ غور کریں کہ کیا نجاست اس قدر باقی رہ سکتی ہے پھر تو نجاست سے اسی صورت میں ممکن ہے کہ جوتے صندوق میں رکھ کر محفوظ کرلیے جائیں ۔ واللہ اعلم ۔

ابوداوٗد (1 128) میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

جب کوئی پلیدی کو جوتے تلے روندے تو مٹی اسے پاک کردیتی ہے '' ۔ اور ایک اور روایت میں ہے 'جب موزوں تلے نجاست روندی جائے تو مٹی اسے پاک کرنے والی ہے ۔ '' ان صحیح مطلق احادیث پر ذرا نظر ڈالیں ۔ رسول اللہ ﷺ کا آسانی کردینے کے بعد کسی مسلمان کیلیے یہ جائز نہیں کہ وہ امت پر تنگی کرے ۔

کتے کے جھوٹے والی نجاست سات بار دھونے سے باک ہوتی ہے جسمیں ایک بار مٹی کے ساتھ دھونا ہے ابوہریرہ سے متفق علیہ حدیث میں ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ مار جائے تو اسے سات بار دھونا چاہیے 'ایک بار ان میں مٹی کے ساتھ دھوئے ۔ '' (المشکوۃ 1 52)۔

تجربہ شاہد ہے کہ کتے کے جراثیم تین بار دھونے سے ختم نہیں ہوتے بلکہ جب تک مٹی سے دھویا جائے صاف نہیں ہوتے ۔ اس حدیث کا کوئی دوسرا معارض نہیں تو ہم اسی حدیث کو کسی مجتہد کے فتوے کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتے جو اپنے فتوے میں غلطی پر ہے ۔ رہی وہ نجاست جو کسی کپڑے یا بدن کو لگی ہو اور دیکھے جانے کے قابل ہو تو اسے دھو کر زائل کرنا چاہیے اور اگر دھونے کے بعد نشان رہ جائے جس کا زائل ہو تو وہ معاف ہے ۔ اگر وہ نجاست دیکھنے میں نہ آتی ہو جیسے پشاب وغیرہ تو اسے ایک بار پانی پہنچاے ۔ کیونکہ غسل جنابت میں تین بار پانی بہنا ثابت نہیں ۔ رسول اللہ ﷺ صرف تین چلو پانی اپنے سر پر ڈالا کرتے تھے ۔ اسکی دلیل وہ حدیث ہے جو بخاری (1 45)، وغیرہ میں آتی ہے ۔ اسماء سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ ایک عورت آئی اور کہنے لگی ہم میں سے اسے مل کر دھودے پھر اس میں نماز پڑھے ۔ ''تو اس عورت کو نبی ﷺ نے تین بار دھونے کا حکم نہیں دیا تین بار دھونے کا حکم تو اس شخص کے لیے آیا ہے جو نیند سے اٹھے تو وہ اپنے ہاتھوں کو تین بار دھونے سے پہلے برتن میں نہ ڈبوئے ۔

آئینہ 'چھری 'تلوار 'ناخن ہڈی 'شیشہ 'برتن اور قلعی شدہ چیزیں جو مسام دار نہیں ہوتیں انہیں پونچھ کر پاک کیا جاسکتا ہے 'اسطرح نجاست کا اثر زائل ہوجاتا ہے کیونکہ صحابہ کرام تلوار گردن میں لٹکائے نمازیں پڑھا کرتے تھے جنہیں خون لگا ہوتا تھا وہ صاف کرلیا کرتے 'اور اسی پر اکتفاء کرتے تھے ۔

بلکہ امام ابن تیمیہ نے الفتاوٰی (21 522) میں کہا ہے کہ قصاب کی چھری دھونے کی ضرورت نہیں جن چھریوں سے ذبح کیا ہوتا تھا وہ صاف کرلیا کرتے تھے 'اور اسی پر اکتفاء کرتے تھے ۔

گھی وغیرہ جس میں چوہا گر جائے اسکے بارے میں راجح قول یہی ہے کہ چوہا اور اس کے آس پاس کا گھی گرادینے سے پاک ہوجاتا ہے 'گھی مائع ہو یا جامد ۔ اور وہ حدیث جسمیں مائع اور جامد کا فرق ہے وہ ضعیف ہے ۔ اسمیں معمر نے زہری پر غلطی کی ہے جو ماہرین نقاد حدیث کے نزدیک معروف ہے جیسے کہ امام ترمذی نے (2 2) میں امام بخاری سے نقل کیا ہے ۔ صحیح وہ ہے جسے امام بخاری نے (1 37-831 2) میں

(باب اذا وقعت الفارۃ فی السمن الجامد اوالذئب) میں ذکر کی ہے 'پھر انہوں نے امام زہری سے ذکر کیا ہے ان سے پوچھا گیا جو تیل یا گھی جامد ہو یا غیر جامد میں گر کر مر جائے جانور چوہا ہتہ یا کچھ اور تو انہوں نے کہا :، ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس چوہے بارے میں حکم دیا : جو گھی میں گر کر مر جا گیا تھا تو اسے اور اس کے آس پاس گھی پھینک دیا اور باقی کھایا ۔

اور ابن عباس کی حدیث میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے چوہے کے بارے میں پوچھا گیا جو گھی میں گر گیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا : اسے

اوراسکے آس پاس کھی کو پھینک دو اور (باقی) کھاؤ۔ تواس صحیح حدیث میں نبی ﷺ نے مطلق جواب دیا جسمیں تفصیل نہیں تواس سے عموم کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اور پہلی حدیث کے باطل ہونے کے دلائل میں سے یہ حجاز گرم ہونے کی وجہ سے وہاں گھی جامد نہیں ہوتا۔ جیسے امام ابن تیمیہ نے الفتاوی (21 524) میں کہا ہے۔ اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری (9 549) میں زہری کی حدیث جسمیں جامد و پگھلے ہوئے کا فرق ہے ''ضعیف کی طرف اشارہ کیا ہے۔ یہی مذہب ابن عباس ابن مسعود بخاری اوزاعی وغیرہ محققین کے جیسے کہ فقہ السنہ (1 30) میں ہے۔

مردار کا چمڑہ: داغت سے پاک ہوجاتا ہے اور دباغت سے چمڑہ ظاہرا وباطنا پاک ہوجاتا ہے۔ ابن عباس کی حدیث کی وجہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب چمڑے کی دباغت ہوجائے تووہ پاک ہوجاتا ہے۔ (2 989) ومسلم (1 158) یہ ہے نجاست کے احکام

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص343

محدث فتویٰ